وَاعِظُ الجُمُعَۃ
بلادِ شام کی اہمیت و فضیلت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: بلادِ شام کی اہمیت و فضیلت

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۲۳

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com
/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۶ھ/۲۰۲۴ء

بلادِ شام کی اہمیت وفضیلت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

بلادِ شام سے مراد کون سے علاقے ہیں

بلادِ شام (Levant) سے مراد چار ممالک ہیں، جن میں مَوجودہ ملکِ شام (Syria)، لُبنان (Lebanon)، فلسطین (Palestine) اور اُردُن (Jordan) ہیں۔ پہلی جنگِ عظیم تک یہ چاروں ممالک بلادِ شام کا حصہ تھے، پھر اہلِ فرانس نے اپنی سازشوں مکّاریوں سے اسے چار ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، جس کے نتیجے میں مَوجودہ ملکِ شام وُجود میں آیا۔

قرآن وحدیث میں جہاں جہاں ملک شام کی اہمیت وفضیلت بیان ہوئی ہے، وہاں اس سے مراد ان چاروں ممالک (سُوریا، لُبنان، فلسطین، اُردُن) کی سرزمین ہے، لہذا ہماری یہ تحریر بھی اسی پس منظر میں ہے!۔

بلادِ شام کے فضائل وبرکات

بلادِ شام کی سرزمین بڑی مقدّس اور بابرکت ہے، قرآنِ حکیم میں اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ نَجَّیْنٰهُ وَ لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ﴾[1] "اور ہم نے اُسے (ابراہیم) اور لُوط (علیہما السلام) کو نَجات بخشی اس سرزمین (شام) کی طرف، جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی"۔

امام ابن جَرِیر طَبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (ت ۳۱۰ھ/۹۲۲ء) فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ سے مراد سرزمین شام ہے؛ کیونکہ اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم اور سیّدنا لُوط علیہما السلام کی ہجرت عراق سے شام کی طرف تھی"[2]۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (ت ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس زمین سے سرزمینِ شام مراد ہے، یہاں کثرت سے انبیاء (علیہم الصلوۃ والسلام) ہوئے، اور تمام جہان میں ان کی دینی برکات پہنچیں، اور سرسبز و شادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطہ دوسرے خطّوں پر فائق ہے؛ یہاں کثرت سے نہریں ہیں، پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے، درختوں اور پھلوں کی کثرت ہے، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مقامِ فلسطین میں نُزول فرمایا، اور حضرت سیّدنا لُوط علیہ الصلوۃ والسلام نے مؤتفکہ[3] میں نزول فرمایا"[4]۔

---

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۷۱.

(۲) "تفسير الطَبَري" پ۱۷، الأنبياء، تحت الآية: ۷۱، الجزء ۱۷، صـ۶۰.

(۳) یہ جگہ فلسطین اور اُردُن کے درمیان اس مقام پر واقع ہے، جہاں آج بحیرۂ مُردار (Dead Sea) موجود ہے۔ پہلے یہ علاقہ بڑا سرسبز و شاداب ہوا کرتا تھا، اب غرق ہو کر بحیرۂ مُردار کا حصہ بن چکا ہے۔

(۴) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الانبیاء، زیرِ آیت: ۷۱، ص۵۹۷۔

بابرکت سرزمین

بلادِ شام میں اللہ تعالی نے خیر وبرکت رکھی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَۃً تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖۤ اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا ؕ وَ کُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ ﴾[1] "سلیمان کے لیے تیز ہوا مسخّر کردی، کہ اس کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی، اور ہمیں ہر چیز معلوم ہے!"۔

مسجدِ اقصیٰ اور سفرِ معراج

بلادِ شام (فلسطین) ہی وہ مقام ہے جہاں مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے سفرِ معراج میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورُسل علیہم الصلوۃ والسلام کی "مسجدِ اقصی" میں امامت فرمائی۔ یہ وہ ارضِ پاک ہے جہاں ہزاروں فرشتے نازل ہوئے، نُزولِ وحی اور خیر وبرکت کا عظیم سلسلہ بھی یہیں رہا۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴾[2] "اُسے پاکی ہے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) لے گیا، جس کے اِرد گِرد (بلادِ شام یعنی یعنی فلسطین (Palestine) شام (Syria) اُردُن (Jordan) لُبنان (Lebanon) اور مصر (Egypt) وغیرہ میں) ہم نے برکت رکھی ہے"۔

سرزمینِ انبیاء

فلسطین بلادِ شام کا وہ مقدّس خطہ ہے جسے بے شمار انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی زیارت اور قدم بوسی کا شرف حاصل ہے، یہ وہ پاک سرزمین ہے جہاں متعدّد انبیاء

---

(١) پ ١٧، الأنبياء: ٨١.

(٢) پ ١٥، بني إسرائيل: ١.

تبلیغِ دین کے سلسلہ میں تشریف لائے، اور اسے اپنا مسکن ومدفن بنایا، یہاں وہ مقدّس مقامات ہیں جو یہود، نصاری اور مسلمانوں کے لیے ادب، احترام اور عقیدت کا مرکز ہیں، یہی وہ خطہ ہے جہاں حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی "بیت اللحم" میں ولادتِ باسعادت ہوئی، "دیوارِ گریہ" اور "ہیکلِ سلیمانی" کے یہودی تصوُّر کا تعلق بھی اسی سرزمین سے ہے، مسلمانوں کا قبلۂ اوّل "بیت المقدس" بھی یہیں واقع ہے۔

بلادِ شام پر قابض دشمنانِ اسلام کے خلاف جہاد کی ترغیب

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو بلادِ شام پر قابض دشمنانِ اسلام کے خلاف جہاد کی ترغیب دی، اور بلادِ شام کی مقدّس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم دیا، اسے اللہ رب العالمین نے قرآنِ حکیم میں یوں بیان فرمایا: ﴿يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ﴾[1] "اے قوم! اس پاک زمین (بلادِ شام) میں داخل ہو (جاؤ) جو اللہ نے تمہاری لیے لکھی ہے، اور پیچھے نہ پلٹو؛ کہ نقصان پر پلٹو گے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (ت ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) فرماتے ہیں کہ "ارضِ مقدّس سے مراد شام کا علاقہ ہے، اس پر قومِ جبّارین قابض تھی، بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ اس پر جہاد اور اس زمین پر راج کرو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس زمین میں بزرگانِ دین کے مزارات ہوں، وہ شہر اور تمام علاقہ مقدّس اور پاک ہو جاتا ہے؛ کیونکہ ربّ تعالی نے شام کو اس لیے مقدّس فرمایا کہ وہاں انبیائے کرام کے مزارات ہیں، لہذا بغداد، اجمیر وسرہند کو شریف کہنا، مکّہ کو معظّمہ اور مدینہ کو منوّرہ کہنا بہت بہتر ہے"[2]۔

---

(۱) پ ٦، المائدة: ٢١.

(۲) "تفسیر نور العرفان" پ٦، المائدہ، زیرِ آیت: ۲۱، ص۱۷۶۔

اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کو بلادِ شام کا وارِث بنایا

قومِ بنی اسرائیل کے نیک لوگوں کو اللہ تعالی نے بلادِ شام کی بابرکت سرزمین کا وارِث بنایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا﴾[1] "اور ہم نے اِس قوم کو جو کمزور سمجھی گئی ہے، اس زمین (مصر و شام) کے مشرق و مغرب کا وارِث کیا، جس میں ہم نے (نہروں، درختوں، پھلوں اور پیداوار کی کثرت سے) برکت رکھی"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "دینی برکت بھی اور دنیاوی برکت بھی؛ کہ شام کے علاقہ میں پھل فروٹ سبزہ بہت کثرت سے ہے۔ اور وہ جگہ انبیائے کرام کی قیامگاہ اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے معراج کا زینہ ہے کہ وہاں سے آسمانی معراج شروع ہوئی"[2]۔

بلادِ شام کے لیے خیر وبرکت کی دعا

بلادِ شام وہ خطہ ہے جو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بڑا محبوب تھا، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس میں خیر وبرکت کے لیے خاص طَور پر دعا فرمائی، جیسا کہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا» "اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے! اے میرے پروَردگار ہمارے یمن میں برکت عطا فرما!" نجد والوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ہمارے نجد (ریاض) میں بھی! حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پھر وہی دعا فرمائی: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي

---

(١) پ ٩، الأعراف: ١٣٧.

(٢) "تفسیر نور العرفان" پ٩، الاَعراف، زیرِ آیت: ١٣٧، ص٢٦٤۔

يَمَنِنَا» "اے اللہ ہمارے (بلاد) شام میں برکت دے! اے میرے پروردگار ہمارے (مُلک) یمن میں برکت عطا فرما!" نجد والوں نے پھر عرض کی: یارسولَ اللہ ﷺ اور ہمارے نجد میں بھی! تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا: «هُنَاكَ الزَّلازِلُ وَالفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ»[1] "وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے، اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا"۔

زمانۂ قحط میں سرسبز وشاداب سرزمین

بلادِ شام وہ سرزمین ہے جو اپنے اِرد گرد کے علاقوں میں قحط اور کھانے پینے کی اشیاء کی قلّت کے باوجود سرسبز وشاداب رہے گی، اور وہاں کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار میں دستیاب ہوں گی۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «يُوشِكُ أَنْ تَطْلُبُوا فِي قُرَاكُمْ هَذِهِ طَسْتاً مِنْ مَاءٍ، فَلَا تَجِدُونَهُ يَنزَوِي كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنصُرِه، فَيَكُونُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ المؤمِنِينَ وَالماءُ»[2] "عنقریب تم لوگ اپنے علاقوں میں ایک پیالہ پانی کا تلاش کرو مگر کامیاب نہ ہو گے؛ کیونکہ سارے کا سارا پانی اپنی اصل کی طرف سُکڑ جائے گا، اور باقی ماندہ اہلِ ایمان اور پانی شام میں ہوگا!"۔

خیر کے دس میں سے نَو حصے ملکِ شام میں رکھے گئے ہیں

خیر کے دس میں سے نَو حصے، اور شر کے دس حصوں میں سے صرف ایک حصہ ملکِ شام میں رکھا گیا ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: «قَسَّمَ اللهُ ﷻ الخيرَ فَجعَلَهُ عَشَرَةَ أَعشَارٍ، فَجعَلَ تِسعَةَ أَعشَارٍ بِالشَّام، وَبَقِيَّتَهُ فِي سَائِرِ الأَرضِ، وَقَسَّمَ الشَّرَّ فَجعَلَهُ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ، فَجعَلَ جُزءاً مِنهُ

---

(١) انظر: "صحيح البخاري" كتاب الفِتن، ر: ٧٠٩٤، صـ١٦٣٩.

(٢) انظر: "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والمَلاحم، ر: ٨٥٣٨، ٨/ ٣٠٤١.

بِالشَّامِ وَبَقِيَّتُهُ فِي سَائِرِ الأَرضِ»[1] "اللہ نے خیر کو دس حصوں میں تقسیم کیا، تو اس کے نَو حصے شام میں رکھ دیے، اور باقی ایک حصہ ساری زمین میں رکھا، اور اللہ نے شَر (برائی) کو دس حصوں میں تقسیم کیا، تو اس کا ایک حصہ شام میں رکھا، اور باقی نَو حصے ساری دنیا میں رکھ دیے"۔

بلادِ شام پر رحمت والے فرشتوں کا پہرہ

بلادِ شام پر رحمت والے فرشتوں کا پہرہ ہے، اور وہ اپنے پَروں کو پھیلا کر اس سرزمین کی حفاظت کرتے ہیں، حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «طُوبَى لِلشَّامِ» "شام (والوں) کے لیے خوشخبری ہے!" صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس خوشخبری کا سبب کیا ہے؟" حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لأَنَّ مَلائِكَةَ الرَّحمَنِ بَاسِطَةٌ أَجنِحَتَهَا عَلَيهَا»[2] "رب تعالی کے فرشتوں نے اپنے پَر بلادِ شام پر پھیلائے ہوئے ہیں"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "چالیس اَبدال ہمیشہ شام (Syria) کے شہر دِمشق (Damascus) میں رہیں گے، اس لیے وہاں فرشتے حفاظت کے لیے مقرّر ہیں، لہذا معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی برکت سے ملک میں حفظ واَمان رہتا ہے۔ نیز خیال رہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شام میں کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، ہاں دوسرے مقامات سے کم تکلیف آتی ہے، یا یہ کہ وہاں کفر وگناہ کم ہوں گے، جیسے ہر انسان کے ساتھ حفاظتی فرشتے رہتے ہیں، مگر پھر بھی انسان کو تکلیف پہنچتی ہے؛ کہ یہ تکلیف

---

(١) انظر: "المعجم الكبير" باب العين، من اسمه عبد الله، ر: ٨٨٨١، ٩/ ١٧٧، ١٧٨.

(٢) انظر: "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٤٢٩٨، صـ١٢٧٦.

رب تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے، اس وقت فرشتے حفاظت نہیں کرتے"[1]۔

فتنوں کے دَور میں ایمان سرزمینِ شام میں ہوگا

فتنوں کے دَور میں اِیمان سرزمینِ شام میں ہوگا، حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَلَا وَإِنَّ الإِيمانَ حِينَ تَقَعُ الفِتَنُ بِالشَّامِ»[2] "خبردار! فتنوں کے وقت اِیمان شام کی سرزمین میں ہوگا!"۔

اہلِ شام میں فساد برپا ہوا تو خیر وبرکت ختم ہوجائے گی

جب تک اہلِ شام اَمن وسُکون سے رہیں گے اُس وقت تک اُمّتِ محمدیّہ میں خیر باقی رہے گی، اور جب اہلِ شام میں فساد برپا ہوا، تو اُمّت میں کوئی خیر باقی نہیں رہے گی! حضرت مُعاویہ بن قُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا فَسَدَ أهلُ الشَّامِ فَلَا خَيرَ فِيكُم!»[3] "جب اہلِ شام میں فساد برپا ہوا، تو پھر اس اُمّت میں کوئی خیر باقی نہیں رہے گی!"۔

حق پر جہاد کرنے والا گروہ

اہلِ شام تاقیامت حق پر جہاد کرتے رہے گے۔ حضرت سیّدنا زید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِن أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الحقِّ حَتّى يَأْتِيَ أَمْرُ الله»[4] "اللہ تعالیٰ کا اَمر (قیامت) آنے تک میری اُمّت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا رہے گا"۔ حضرت سیّدنا زید بن اَرقم

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" باب جامع المناقب، دوسری فصل، زیرِ حدیث: ۶۲۷۳، ۸/۵۱۸۔

(۲) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند الأنصار، حديث أبي الدرداء، ر: ۲۱۷۹۲، ۸/ ۱۷۱ .

(۳) انظر: "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ما جاء في الشام، ر: ۲۳۳۷، صـ۸۲۱.

(٤) انظر: "مُسند أبي داود" للطيالسي، ما أسند زيد بن أرقم، ر: ٧٢٤، ٢/ ٦٨ .

رضی اللہ تعالی عنہ مزید فرماتے ہیں کہ "اے اہلِ شام! میرا خیال ہے کہ وہ تم لوگ ہو!"[1]۔

اللہ تعالی کے پسندیدہ لوگ

بلادِ شام اللہ تعالی کے پسندیدہ لوگوں کی سرزمین ہے۔ حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «صَفْوَةُ الله مِنْ أَرْضِهِ الشَّامُ، وَفِيهَا صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ، وَلَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي ثُلَّةٌ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ»[2] "اللہ کی زمین میں سے اُس کا انتخاب شام کی سرزمین ہے! اور شام میں کئی بندگانِ خدا اللہ تعالی کے پسندیدہ لوگ ہیں، اور میری اُمّت میں ایک ایسی جماعت بھی ہے جو بغیر حساب وکتاب، اور عذاب وعقاب کے جنّت میں داخل ہو گی"۔

ملکِ شام میں سُکونت کی تاکید

حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پُرفتن دَور میں ملکِ شام میں سکونت اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ "قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک عراق کے بہترین لوگ شام، اور شام کے بدترین لوگ عراق کی طرف نقل مکانی نہ کر جائیں"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ»[3] "ایسے حالات میں تم لوگ ملکِ شام میں سُکونت اختیار کر لینا!"۔

ایک روایت میں حضرت سیّدنا سَلَمہ بن نُفَیل حَضْرمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،

---

(١) المرجع نفسه.

(٢) انظر: "المعجم الكبير" عبد العزيز بن عبيد الله عن القاسم، ر: ٧٧٩٦، ٨/ ١٩٤.

(٣) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، حديث أبي أمامة الباهلي، ر: ٢٢٢٠٧، ٨/ ٢٧٠.

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «عُقْرَ دَارِ الْمُسْلِمِينَ بِالشَّامِ»[1] "(فتنوں کے دَور میں) اہلِ ایمان کا ٹھکانا ملکِ شام ہوگا!"۔

علّامہ ابن اثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (ت۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء) فرماتے ہیں کہ اس حدیثِ پاک میں اشارہ ہے کہ "پُرفتن دَور میں ملکِ شام ایمان والوں کا پُر امن ٹھکانا ہوگا، جہاں وہ لوگ اپنے دین واِیمان کی حفاظت کرسکیں گے"[2]۔

اہلِ شام اللہ تعالی کے چُنے ہوئے بندے ہیں

بلادِ شام اللہ تعالی کا منتخب ملک، اور اہلِ شام اس کے چُنے ہوئے بندے ہیں، ان پر اللہ تعالی کا خاص فضل ورحمت ہے۔ حضرت سیّدنا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہی ایک اَور روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الشَّامُ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ بِلَادِهِ، يَجْتَبِي صَفْوَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ»[3] "ملکِ شام اللہ تعالی کا چُنا ہوا خطہ ہے، اور وہ اپنے چُنے ہوئے بندوں کو اس میں جمع فرما دے گا"۔

آخری ہجرت ملکِ شام کی طرف ہوگی

اسلام میں آخری ہجرت بلادِ شام کی طرف ہوگی۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے، کہ میں نے حضور نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: «سَتكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ، وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا»[4] "ہجرتِ مدینہ کے بعد ایک اور ہجرت ہو گی،

---

(۱) انظر: "الآحاد والمثاني" لابن أبي عاصم، ر: ۲۶۲۵، ۵/ ۸۳.

(۲) "النهاية في غريب الحديث والأثر" حرف العين، باب العين مع القاف، عَقَر، ۲/ ۲۳۳.

(۳) انظر: "المعجم الكبير" باب الصاد، عفير بن معدان عن سليم بن عامر، ر: ۷۷۱۸، ۸/ ۱۷۱.

(٤) انظر: "سنن أبي داود" أوّل كتاب الجهاد، باب في سُكنى الشام، ر: ۲٤۷٤، ۳/ ۲٦۲.

اور زمین پر موجود بہترین لوگ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی ہجرت کی جگہ، یعنی ملکِ شام کی طرف ہجرت کریں گے، اور بقیہ زمین پر صرف شرّیر لوگ باقی رہ جائیں گے!"۔

مسلمانوں کی پناہ گاہ

جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ملکِ شام کا شہر دِمشق ہے۔

حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن جُبیر بن نُفَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الشَّامُ، فَإِذَا خُيِّرْتُم الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْق؛ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ، وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ»[1] "عنقریب تمہارے ہاتھوں ملکِ شام فتح ہو گا، جب تمہیں وہاں کسی مقام پر ٹھہرنے کا اختیار دیا جائے تو دِمشق نامی شہر کا انتخاب کرنا؛ کیونکہ جنگوں کے زمانے میں وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے، اور اس کا خیمہ (مرکز) "غُوطہ" نامی علاقہ ہے"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابو زاہریّہ حُدَیر بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ دِمَشْقُ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ الطُّور»[2] "کفّار سے جنگوں کے وقت مسلمانوں کی بہترین پناہ گاہ

---

(١) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند الشاميين، حديث رجل من أصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ر: ١٧٤٧٧، ٦/ ١٥٢.

(٢) انظر: "مُصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفضائل، ما جاء في أهل الشام، ر: ٣٣١٣٢، ١٧/ ٣٣٠. و"التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة" للقُرطُبي، باب ما جاء في فضل الشام وأنّه معقل من الملاحم، صـ١١٧٧.

دِمشق ہے، اور دَجّال سے جنگ کے وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ بیت المقدس ہے، اور یاجُوج ماجُوج سے بچنے کے لیے کوہِ طُور[1] مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے"۔

نئے مسلمانوں کے ذریعہ دین اسلام کی مدد

جس وقت عالمِ اسلام کو دنیا بھر میں مختلف چیلنجز (Challenges) اور یہود ونصاری کی طرف سے مسلّط کی جانے والی مختلف جنگوں کا سامنا ہو گا، اس وقت اللہ تعالی نَو مسلموں کے ذریعے اپنے دین کی مدد فرمائے گا۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا وَقَعَتِ المَلَاحِمُ، بَعَثَ اللهُ مِنْ دِمَشق بَعْثاً مِنَ المَوَالِي، أَكْرَمُ العَرَب فَرَساً، وَأَجْوَدُهُ سِلَاحاً، يُؤَيِّدُ اللهُ بِهِمُ الدِّينَ»[2] "جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالی دِمشق سے مَوالی (نَو مسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کر دے گا، ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے، اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ اسلحہ ہو گا، اللہ تعالی ان کے ذریعے دین اسلام کی مدد فرمائے گا"۔

---

(۱) اس حدیثِ پاک میں "طُور" سے مراد "کوہِ طُور" ہے، جہاں حضرت سیّدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام مسلمانوں کو لے جا کر قیام فرمائیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو اپنی حکمت سے ہلاک فرما دے! اس واقعہ کی مزید تفصیل کے لیے یاجوج ماجوج سے متعلق حدیثِ پاک کا مطالعہ فرمائیں!۔[انظر: "سنن الترمذي" أبوب الفِتن، باب ما جاء في فتنة الدجال، ر: ۲۲٤۰، صـ ۵۱٤].

(۲) انظر: "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والمَلاحم، ر: ۸٦٤٦، ۸/ ۳۰۸۹. و"فضائل الشام ودِمشق" للرُبعي، باب ذكر ما يكون بدمشق من الملاحم، ر: ۱۱۳، صـ۷۵. و"تاريخ دِمشق" لابن عساكر، باب غناء أهل دمشق عن الإسلام في الملاحم ...إلخ، ۱/ ۲۷۱.

ملکِ شام اور اہلِ شام کی کفالت اللہ تعالی نے اپنے ذِمّے لے رکھی ہے

ملکِ شام اور اہلِ شام کی کفالت اللہ تعالی نے اپنے ذِمّے لے رکھی ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن حوالہ اَزدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونَ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ» "عنقریب مُعاملہ اتنا بڑھ جائے گا کہ بے شمار لشکر تیار ہو جائیں گے: ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک یمن میں اور ایک عراق میں"۔

سیّدنا عبداللہ بن حوالہ اَزدی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! اگر میں اُس زمانے کو پاؤں تو کہاں سُکونت اختیار کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «عَلَيْكَ بِالشَّامِ؛ فَإِنَّهُ خِيرَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ، يَجْتَبِي إِلَيْهِ خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ، وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ، فَإِنَّ اللهَ جل جلاله قَدْ تَوَكَّلَ[1] لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ»[2] "ملکِ شام کی سُکونت اپنے اوپر لازم کر لینا؛ کیونکہ وہ اللہ کی بہترین زمین ہے، جس کے لیے وہ اپنے خاص بندوں کو منتخب فرماتا ہے، اگر یہ نہ کر سکو (یعنی ملکِ شام میں رہنا ممکن نہ ہو) تو ملکِ یمن کی سکونت اپنے اوپر لازم کر لینا، اور لوگوں کو اپنے حوضوں سے پانی پلاتے رہنا؛ کہ اللہ تعالی نے میرے لیے اہلِ شام اور ملکِ شام کی کفالت اپنے ذِمّے لے رکھی ہے!"۔

---

(١) انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند الشاميين، حديث عبد الله بن حوالة عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ر: ١٧٠٠٢، ٦/ ٥٠.

(٢) وفي رواية: «تكفَّل». انظر: "مُسند الإمام أحمد" مُسند البصريين، حديث عبد الله بن حوالة، ر: ٢٠٣٧٧، ٧/ ٣٠١.

اللہ تعالی کے خاص بندوں (اَبدال) کا مَسکن

اَبدال (یعنی اللہ تعالی کے منتخب بندوں) کا مَسکن بھی ملکِ شام ہے۔

حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّام، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلاً، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلاً. يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ»[1] "اَبدال ملکِ شام میں ہوتے ہیں، یہ چالیس نُفوس ہوتے ہیں، جب بھی ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے، اللہ تعالی اس کی جگہ کسی دوسرے کو مقرّر فرما دیتا ہے۔ انہی کی دعا کی برکت سے بارش برستی ہے، انہی سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے، انہی کی برکت سے شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے"۔

ایک اَور روایت میں حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يُصرَف عن أهل الأرض البلاءُ والغَرقُ»[2] "انہی (اَبدال) کے سبب اہلِ زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے"۔

اسلام کا ایک سُتون ملکِ شام میں ہے

اسلام کا ایک سُتون ملکِ شام میں ہے۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن حوالہ اَزدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَرَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَمُوداً أَبْيَضَ، كَأَنَّهُ لُؤْلُؤَةٌ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ. قُلْتُ: مَا تَحْمِلُونَ؟ قَالَ:

---

(١) انظر: "مسند الإمام أحمد" مسند علي بن أبي طالب، ر: ٨٩٦، ١/ ٢٣٨.

(٢) انظر: "تاريخ دِمشق" مقدّمة المصنّف، باب ما جاء أنّ بالشّام يكون الأبدالُ ...إلخ، ١/ ٢٨٩. "كنز العُمّال" كتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب ٧، لحوق في القطب والأبدال، ر: ٣٤٥٨٩، ١٢/ ٨٥.

عَمُودُ الْإِسْلَامِ، أُمِرْنَا أَنْ نَضَعَهُ بِالشَّامِ»[1] "میں نے شبِ معراج ایک سفید سُتون دیکھا، گویا کہ وہ ایک موتی ہے! اسے فرشتوں نے اٹھا رکھا تھا، میں نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیا اُٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے اسلام کا سُتون اٹھایا ہوا ہے، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اسے ملکِ شام میں رکھ دیں"۔

اہلِ شام کے ذریعے گنہگاروں کا احتساب کیا جاتا ہے

اللہ تعالی اپنے گنہگار بندوں کا احتساب اہلِ شام کے ذریعے کرتا ہے، اور انہیں دنیا میں سزا دیتا ہے۔ حضرت سیّدنا خریم بن فاتک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «أَهْلُ الشَّامِ سَوْطُ الله فِي أَرْضِهِ، يَنْتَقِمُ بِهِمْ مِمَّنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ. وَحَرَامٌ عَلَى مُنَافِقِيهِمْ أَنْ يَظْهَرُوا عَلَى مُؤْمِنِيهِمْ، وَلَا يَمُوتُوا إِلَّا غَمّاً وَهَمّاً»[2] "اہلِ شام زمین پر اللہ کا کوڑا (دُرّہ، ڈنڈا) ہیں، اللہ تعالی ان کے ذریعے اپنے گنہگار بندوں میں سے جسے چاہے سزا دیتا ہے، اور اللہ تعالی نے اہلِ شام کے منافقین کا، اہلِ شام کے مؤمنین پر غالب آنا حرام کر دیا ہے، اور وہ منافقین غم اور پریشانی کی حالت ہی میں مَریں گے!"۔

ملکِ شام میدانِ حشر کی سرزمین ہے

ملکِ شام میدانِ حشر کی سرزمین ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ذَر غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «الشَّامُ أَرْضُ المَحْشَرِ وَالمَنْشَرِ»[3]

---

(١) انظر: "مسند الشاميين" للطَبَراني، ر: ٦٠١، ١/ ٣٤٥. "فضائل الشام ودِمشق" للرُبعي، باب ذكر ما يكون بدمشق من الملاحم، ر: ٢١، صـ١٢.

(٢) انظر: "المعجم الكبير" باب الخاء، خريم بن فاتك الأسدي يُكنّى أبا عبد الله، ر: ٤١٦٣، ٤/ ٢٠٩. و"تاريخ دِمشق" لابن عساكر، باب ما روي في أن أهل الشام مُرابطون وأنّهم جندُ الله الغالبون، ١/ ٢٨٥.

(٣) انظر: "فضائل الشام ودِمشق" ر: ١٣، صـ٨.

"ملکِ شام حشر و نَشر کی سرزمین ہے"۔

توبہ کا دروازہ

توبہ کا دروازہ ملکِ شام کی طرف ہے۔ حضرت زِر بن حُبَیش رحمۃ اللہ تعالی علیہ روایت کرتے ہیں کہ "حضرت صَفْوان رضی اللہ تعالی عنہ نے ہم سے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ایک حدیثِ پاک روایت کرتے ہوئے مغرب کی طرف ایک دروازے کا ذکر کیا، جس کی چوڑائی چالیس یاسترّ سال کی مُسافت ہے"[1]۔

اسی حدیثِ پاک کے ایک اَور راوی حضرت سفیان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ "وہ دروازہ ملکِ شام کی طرف ہے، اور اللہ عزوجل نے اسے اُسی دن پیدا فرمادیا تھا جس دن زمین وآسمان کو پیدا فرمایا تھا، اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، یہ دروازہ توبہ کے لیے کُھلا رہے گا"[2]۔

اہلِ شام پر اقتصادی پابندیوں کے ذریعے آزمائش

اہلِ رُوم کی طرف سے عائد کی جانے والی اقتصادی پابندیوں کے ذریعے، اہلِ شام کو آزمائش میں بھی مبتلا کیا جائے گا۔ حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ! قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجْمِ، يُمْنَعُونَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدِّيٌّ! قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قال: مِنْ قِبَلِ الرُّومِ»[3] "عنقریب اہلِ عراق کو ان کا

---

(١) انظر: "سنن الترمذي" أبواب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار ...إلخ، ر: ٣٨٤٥، صـ١١٧٧، ١١٧٨.

(٢) المرجع السابق.

(٣) انظر: "مسند الإمام أحمد" مسند جابر بن عبد الله، ر: ١٤٤١٣، ٥/ ٥٦.

قفیز(ماپ تول کا ایک پیمانہ) اور درہم (چاندی کی کرنسی) کچھ فائدہ نہ دیں گے! ہم نے عرض کی: یہ کیسے ہو گا؟ انہوں نے فرمایاکہ "عجم (غیرِ عرب) کی طرف سے ہوگا، وہ اُسے (بین َالاَقوامی تجارتی کرنسی کے طور پر) روک لیں گے"۔ پھر حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایاکہ "عنقریب اہل شام کو ان کا دینار (سونے کی کرنسی) اور مُد (ماپ تول کا پیمانہ) کچھ فائدہ نہ دیں گے! ہم نے عرض کی کہ یہ کیسے ہوگا؟ حضرت جابر نے فرمایاکہ "یہ اہلِ رُوم (مغربی ممالک) کی طرف سے ہو گا"۔

مذکورہ بالا روایت سے بلادِ شام کا ایک حصہ یعنی اہلِ فلسطین، یا مَوجودہ اہلِ شام مراد ہو سکتے ہیں، جنہیں یہود ونصاری کی طرف سے متعدّد اقتصادی پابندیوں اور مسائل کا سامنا ہے!!

حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نزول

حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نُزول بھی اسی سرزمین پر ہوگا۔ حضرت سیّدنا نوّاس بن سمعان کلابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور خاتم النبیین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأَسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ»[1] "(حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) دِمشق (شام) کے مَشرقی سفید منارے کے پاس، زَعفرانی خوشبودار دو چادروں میں ملبوس، آسمان سے اِس طرح اُتریں گے کہ آپ کے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے، جب سر جھکائیں گے تو اُن کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے، اور جب سر اُٹھائیں گے تو (بالوں سے) موتی کی

---

(١) انظر: "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدَجال وصفته وما معه، ر: ١١٠، الجزء ٨، صـ١٩٨.

طرح چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے"۔

ملکِ شام دَجّال کی جیلوں میں سے ایک جیل ہے

ملکِ شام دَجّال کی جیلوں میں سے ایک جیل ہے۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ؟» "کیا میں تم سے یہی سب بیان نہیں کرتا تھا؟" لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! (پھر فرمایا:)... «أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ!»[1] "ہوشیار رہو! کہ دَجّال شام کے سمندر (جانبِ شمال) میں ہے، یا یمن کے سمندر (جانبِ جنوب) میں! نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے! وہ مشرق کی طرف ہے! وہ مشرق کی طرف ہے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری جزء... «أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ» ...إلخ، کی شرح میں دَجّال کے ٹھکانے اور سَمت سے متعلق فرماتے ہیں کہ "اس فرمانِ عالی کی بہت سی شرحیں کی گئیں، بہترین شرح یہ ہے کہ دجّال کبھی بحرِ شام (جانبِ شمال) میں مقیّد رہتا ہے، اور کبھی بحرِ یمن (جانبِ جنوب) کی جیل میں رکھا جاتا ہے، آج کل ان دونوں جیلوں میں نہیں، بلکہ مدینہ منوّرہ سے مشرقی جانب میں ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ شامی یا یمنی جیلوں میں مقیّد رہتا ہے، مگر قریبِ خُروج مدینہ منوّرہ میں ان اَطراف سے نہ آئے گا، بلکہ مشرق کی طرف سے آئے گا"[2]۔

---

(١) المرجع نفسه، باب في خروج الدَجال ومكثه ...إلخ، ر: ١١٩، الجزء ٨، صـ٢٠٥.

(٢) "مرآۃ المناجیح" قیامت کے سامنے ہونے والی علامات ...الخ، پہلی فصل، زیر حدیث: ۵۴۸۲، ۷/۲۲۹، ملتقطاً۔

دجّال سے مقابلے کے لیے مسلمانوں کا پڑاؤ

دجّال سے مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کا پڑاؤ دِمشق (شام) کے قریب "غُوطہ" کے مقام پر ہوگا۔ حضرت سیّدنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ، يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ!»[1] "(دجّال سے) جنگ کے وقت مسلمانوں کا پڑاؤ، شہر دِمشق کی ایک جانب "غُوطہ" کے مقام پر ہوگا اور دِمشق، شام کے شہروں میں سے ایک بہترین شہر ہے!"۔

دجّال کی ہلاکت بلادِ شام میں ہوگی

دجّال کی ہلاکت بلادِ شام کے علاقے بابِ "لُد" میں ہوگی۔ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ[2]، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ!»[3] "مسیحِ دجّال مشرق کی طرف (یعنی خُراسان/ اصفہان) سے آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ منوّرہ کا ہوگا، حتی کہ جبلِ اُحُد کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا منہ ملکِ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں وہ ہلاک ہوگا!"۔

---

(١) انظر: "سنن أبي داود" أوّل كتاب الفتن، باب في المعقل من الملاحم، ر: ٤٢٩٨، ٥/ ٤٨.

(٢) كما قال صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم في رواية: «أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المجانُّ الْمُطْرَقَةُ». [انظر: "مُسند الإمام أحمد" مسند أبي بكر الصديق، ر: ١٢، ١/ ٢٠]. وفي أخرى: «تَبِعَهُ [أي: الدجال] سَبْعُونَ أَلْفاً مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ». [انظر: "بحر الفوائد" للكلاباذي، حديث آخر، صـ ٢٢٨].

(٣) انظر: "صحيح مسلم" كتاب الحج، ر: ٤٨٦، الجزء ٤، صـ ١٢٠.

ایک اَور روایت میں حضرت نوّاس بن سمعان کلابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلَهُ»[1] "حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دَجّال کا پیچھا کریں گے، یہاں تک کہ اسے بابِ "لُد" (Lod) میں پائیں گے، تو وہیں اُسے قتل کریں گے!"۔

آج سے تقریبًا چودہ سو سال قبل جس وقت حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بابِ "لُد" سے متعلق مذکورہ بالا خبر دی، اُس وقت "لُد" ایک چھوٹا سا گاؤں ہوا کرتا تھا، اور اس مقام پر حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستِ مبارک سے دَجّال کے قتل کی بظاہر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ لیکن آج اس مقام کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ساری صورتحال واضح ہو چکی ہے! "لُد" شہر اسرائیلی دار الحکومت "تل ابیب" (Tel Aviv) سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے، اور یہاں کی اَسّی ۸۰ فیصد آبادی کا تعلق یہودی مذہب سے ہے۔ "لُد" شہر کی موجودہ اہمیت یہاں موجود بینَ الاَقوامی ہوائی اَڈے (Airports) کی وجہ سے ہے، یہ ہوائی اڈہ کمرشل (Commercial)، پرائیویٹ (Private) اور فوجی (Military) تینوں طرح کی پَروازوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اسرائیل فلسطین تنازعے کے باعث یہاں کا سیکیورٹی سسٹم (Security System) بہت سخت ہے، اور اس کا شمار دنیا کے محفوظ ترین ہوائی اڈوں میں ہوتا ہے۔ لہٰذا "لُد" شہر کی مَوجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے بابِ "لُد" سے متعلق مذکورہ بالا فرمانِ نبوی کا جو سبب واضح طَور پر سمجھ میں آتا ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لڑائی کے دَوران دَجّال پسپا ہو کر "لُد" شہر کے اس ائیر پورٹ (Airport) سے بذریعہ ہوائی جہاز (Airplane) کسی اتحادی مغربی ملک

---

(۱) انظر: "سنن الترمذي" باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ۲۳۹۰، صـ۸۳۲، ۸۳۳.

کی طرف فرار ہونے کی کوشش کرے گا، لیکن حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے فرار ہونے سے پہلے ہی پکڑ کر قتل کر دیں گے، لہذا یوں دَجّال کا خاتمہ ہو گا، اور دنیا کو دجّالی نظام سے نَجات ملے گی!۔

خلاصۂ کلام

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اتنی اہمیت وفضیلت کے باوجود بلادِ شام کی مقدّس سرزمین پر، گزشتہ ایک صدی سے مسلمانوں کا ناحق خون بہایا جارہا ہے! لاکھوں مسلمان جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچوں کا قتل عام کیا جارہا ہے، ہزاروں ماؤوں کی گود اُجڑ چکی ہے، ہزاروں مسلمان عورتیں بیوہ ہو چکی ہیں، ان کی عزّت وناموس کا دامن تار تار کیا جارہا ہے، مسلمانوں کو ان کے اپنے علاقوں سے زبردستی بے دخل کیا جارہا ہے، لاکھوں مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں، اسکولوں (Schools)، کالجوں (Colleges) اور ہسپتالوں (Hospitals) پر بم برسائے جارہے ہیں، انسانی حقوق کی سرِعام پامالی کی جارہی ہے!!

"آزادیِٔ اِظہارِ رائے کے عالَمی قوانین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، بلادِ شام بالخصوص فلسطینی مسلمانوں پر ہونے والے اسرائیلی مظالم کا پردہ چاک کرنے والے، ٹی وی چینلز (TV Channels) کے دفاتر تباہ کیے جارہے ہیں، فیلڈ رپورٹنگ (Field Reporting) کرنے والے صحافیوں کے کام میں رکاوَٹیں ڈالی جارہی ہیں، زخمیوں کا علاج مُعالجہ کرنے والے ڈاکٹرز (Doctors) اور فرنٹ لائن اَسٹاف (Frontline Staff) کو پریشان کیا جارہا ہے، جنگ زدہ علاقوں میں کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرنے والوں کے ساتھ، مار پیٹ اور پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری ہے، پانی بجلی کے کنکشن منقطع کرکے نفسیاتی طَور پر ٹارچر (Torture) کیا جارہا ہے، شہیدوں کی

تدفین کرنے والوں پر بم برسائے جارہے ہیں، نیز دینی مقدّسات اور عبادت گاہوں پر حملے کیے جارہے ہیں!!"[۱]۔

لیکن صد افسوس کہ انسانی حقوق کا واویلا کرنے والی عالمی طاقتیں نہ صرف خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں، بلکہ اس ظلم وستم میں برابر کی شریک ہیں، اور یہودیوں کو اسلحہ وبارُود بھی فراہم کررہی ہیں، اور ستم بالائے ستم یہ کہ عالمِ اسلام کی طرف سے بھی -ماسِوائے چند ممالک کے- کوئی مؤثر کاروائی یا عسکری مدد نہیں کی گئی! جبکہ حضور نبیٔ کریم ﷺ کے فرمانِ مبارک کی رُو سے تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور جسدِ واحد کی مانند ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»[۲] "مسلمان آپس میں پیار ومحبت، رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی مانند ہیں، کہ جس طرح جسم کا کوئی ایک عضو بیمار پڑ جائے، تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ لہٰذا ہمارا اور ہمارے حکمرانوں کا اَخلاقی اور دینی فریضہ ہے کہ ہم بلادِ شام کے مسلمانوں کی جانی، مالی اور عسکری مدد کریں، اور انہیں اپنی دعاؤں میں خصوصی طَور پر یاد رکھیں!۔

دعا

اے اللہ! بلادِ شام کے تمام مسلمانوں کو متحد فرما، ملکِ شام کے مسلمانوں اور اس مقدّس سرزمین کی حفاظت فرما، اس میں امن وسکون پیدا فرما، اس سرزمین میں بسنے والے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما، آزمائش کی گھڑی میں

(۱) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۱ء" ماہِ مئی، مسجد اقصیٰ، بیت المقدس اور موجودہ صورتحال، ۱/۴۰۷۔

(۲) انظر: "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، ر: ٦٦، الجزء ٨، صـ٢٠.

بلادِ شام کے تمام مسلمانوں کو دینِ اسلام پر استقامت عطا فرما، اور دشمنانِ اسلام کے ناپاک عزائم کو نیست ونابُود فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.